33689-دنیا کی عمر میں وارد ہونے کا بطلان اور رد

سوال

میں نے سنا ہے کہ بعض علماء کرام نے کا کہنا ہے کہ پندرہ سو ھجری سے قبل قیامت بپا ہوجائے گی اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے بھی دلائل لیے ہیں ، تو کیا یہ کلام صحیح ہے ؟

پسندیدہ جواب

سائل نے جس کلام کی طرف اشارہ کیا وہ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی کی ہے انہوں نے اپنی کتاب " الحاوی " میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہے اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت چھ ہزار کے آخر میں ہوئی ہے ۔ دیکھیں : الحاوی (2/249-256) ۔

چھ ہزار کے آخر کا معنی یہ ہے کہ نصف کے بعد ، لھذا اس بنا پر اس امت کی عمر ہزار برس سے زیادہ اور پندرہ سو سے کم ہوگی ۔

امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ تو ممکن ہی نہیں کہ مدت اصل میں مکمل پندرہ سو ہو ۔ اھ

یعنی ان کا مقصد یہ ہے کہ پندرہ سو برس سے کم ہوگی ، پھر اس کے بعد بطور استدلال کچھ احادیث اور آثار ذکر کیے ہیں ، اور ان میں بعض تو اسرائیلی روایات ہیں جن سے حجت پکڑنا جائز نہیں ، اور کچھ احادیث ضعیف ہیں بلکہ اہل علم نے تو ان پر کذب اور موضوع کا حکم لگایا ہے ۔

اس کلام کے بطلان پر مندرجہ ذیل اشیاء دلالت کرتی ہیں :

1– اگر تو یہ کلام صحیح اور درست ہوتی تو پھر ہر ایک کو علم ہوتا کہ قیامت کب قائم ہوگی ، اور ایسا کتاب وسنت کی واضح نصوص کے خلاف ہے ، جو اس بات پر قطعی دلالت کرتی ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی کے علاوہ کوئی شخص بھی قیامت کے بارہ میں علم نہیں رکھتا
-

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{لوگ آپ سے قیامت کے بارہ میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ تعالی کو ہی ہے، آپ کو کیا خبر بہت ممکن ہے کہ قیامت بالکل ہی قریب ہی ہو}.الاحزاب (63)۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اللہ سبحانہ وتعالی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتا رہے ہیں کہ انہیں قیامت کا کوئی علم نہیں اور اگر لوگ آپ سے اس بارہ میں سوال کریں تو اللہ تعالی نے راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا کہ اس علم کو اللہ تعالی کی طرف لوٹائیں ۔ اھ دیکھیں : تفسیر ابن کثیر (527/3)۔

شیخ شنقیطی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

یہ تو معلوم ہی ہے کہ انما حصر کا صیغہ ہے لھذا آیت کا معنی یہ ہوگا : اللہ تعالی کے علاوہ کوئی بھی قیامت کا علم نہیں رکھتا اھ دیکھیں : اضواء البیان (604/6)

۔

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{لوگ آپ سے قیامت کے واقع ہونے کا وقت دریافت کرتے ہیں، آپ کو اس کے بیان کرنے سے کیا تعلق؟ اس کے علم کی انتہاء تو اللہ تعالی کی جانب ہے، آپ تو صرف اس سے ڈرتے رہنے والوں کو آگاہ کرنے والے ہیں}.النازعات (42–45)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

یعنی قیامت کا علم آپ کے پاس نہیں اور نہ ہی مخلوق میں سے کسی ایک کے پاس قیامت کا علم ہے ، بلکہ اسے تو اللہ تعالی کی طرف ہی لوٹایا جاتا ہے ، وہ اللہ وحدہ لاشریک کی ذات ہی اس کے علم کی تعیین کو جانتی ہے ۔ اھ

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (736/4)۔

اور شیخ سعدی رحمہ اللہ تعالی اپنی تفسیر میں کہتے ہیں :

جب قیامت کے علم میں بندوں کی کوئی دینی مصلحت نہیں پائی جاتی تھی اور نہ ہی دنیاوی مصلحت لھذا اسے ان سے مخفی ہی رکھا گیا بلکہ اسے مخفی رکھنے میں ہی بندوں کی

مصلحت تھی اس لیے اللہ تعالی نے اپنی ساری مخلوق سے اس کا علم مخفی رکھا اور صرف اور صرف اسے اپنے لیے ہی خاص کرتے ہوئے فرمایا : .{آپ کے رب کی طرف ہی اس کے علم کی انتہاء ہے}. اھ

سنت نبویہ میں جو اس پر دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کا علم تو صرف اور صرف اللہ تعالی کے پاس ہی ہے حدیث جبریل سب سے مشہور ہے.جس میں بیان ہوا کہ جب جبریل علیہ السلام نے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے علم کے متعلق سوال کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

(اس کے بارہ میں جس سے سوال کیا جا رہا ہے وہ بھی سائل سے کچھ زیادہ نہیں جانتا) صحیح مسلم حدیث نمبر (8) ۔

2– جن آثار سے امام سیوطی رحمہ اللہ تعالی نے استدلال کیا ہے اہل علم نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے بلکہ انہیں کذب یعنی جھوٹ کا حکم دیا گیا ہے کہ یہ سب آثار جھوٹ ہیں ۔

امام ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے المنار المنیف میں موضوع حدیث کو پہچاننے کے طریقے ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

ان میں سے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ : صریح قرآن کریم کے حدیث کا مخالف ہونا بھی شامل ہے ، مثلا دنیا کی مقدار جس میں یہ تحدید ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار برس ہوگی والی حدیث ، اور ہم اس وقت ساتویں ہزار میں ہیں ، اور یہ سب سے واضح اور کھلا جھوٹ ہے اس لیے کہ اگر یہ صحیح ہوتی تو ہر ایک کو یہ علم ہوتا کہ ہمارے دور سے لیکر قیامت تک میں دو سو اکیاون برس باقی بچے ہیں ، حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا ؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی پاس ہے ، اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ تعالی کے کوئی اور ظاہر نہیں کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری حادثہ ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیقات کر چکے ہیں ، آپ فرما دیجئے کہ اس کے علم خاص اللہ ہی پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے}. الاعراف (187) ۔ اھ دیکھیں المنار المنیف (1/80) ۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب "النھایۃ فی الفتن والملاحم" میں کہا ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی بھی صحیح حدیث میں یہ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کا وقت کسی مدت میں محصور کیا ہو، بلکہ صرف اتنا ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی کچھ نشانیاں اور علامات اور شرائط بیان کی ہیں ۔ اھ

دیکھیں : النھایۃ فی الفتن والملاحم لابن کثیر (25/1) ۔

اور ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی نے ایک دوسری جگہ پر کچھ اس طرح کہا :

کتب اسرائیل اور اہل کتاب میں جو یہ لکھا ہوا ہے کہ کئی ہزار اور دو سو برس گذر چکے ہیں اسے کئی ایک علماء کرام نے اسے غلط کہا اور اس کی خطاء قرار دیا ہے اور وہ اس میں سچے بھی ہیں، اور ایک حدیث میں آیا ہے کہ " دنیا آخرت کے جمعوں میں سے ساتواں دن ہے "لیکن اس کی بھی سند صحیح نہیں ہے ۔

اور اسی طرح قیامت کی تحدید میں جتنی بھی احادیث یا آثار وارد ہوئے ہیں ان سب کی سند ثابت نہیں ۔ اھ دیکھیں النھایۃ فی الفتن والملاحم لابن کثیر (28/2) ۔

اور امام سخاری رحمہ اللہ تعالی نے "المقاصد الحسنۃ" میں کہا ہے :

روز قیامت کی تحدید میں جتنا کچھ بھی روایات کیا جاتا ہے اس کا یا تو اصل میں وجود ہی نہیں یا پھر اس کی سند ثابت نہیں ہے ۔ اھ

دیکھیں : المقاصد الحسنۃ للسخاوی (444) ۔

3– امام سخاوی کا اپنا بیان کردہ بھی اس قول کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے :

سخاوی کہتے ہیں کہ امام مھدی بارہ سو کے بعد ظاہر ہونگے ، اور اس وقت تو چودہ سو برس سے بھی زیادہ گزر چکے ہیں لیکن پھر بھی امام مھدی کا ظہور نہیں ہوا ۔

سخاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ مغرب کی جانب سے طلوع شمس کے بعد لوگ ایک سو بیس برس تک رہیں گے اور پھر قیامت قائم ہوگی ، لھذا اس کا معنی یہ ہوا کہ بیس برس سے زائد پہلے ہی سورج مغرب سے طلوع ہو چکا ہے !!!

سخاوی نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ دجال صدی کے آخر میں ظاہر ہوگا، اور مسیح عیسی بن مریم علیہ السلام کا نزول اور مغرب سے سورج کا طلوع ہونا قیامت سے دو سو برس قبل ہوگا !!!

لھذا یہ سب کچھ اس تحدید کے باطل ہونے پر دلالت کرتا ہے، واجب اور ضروری تو یہی ہے کہ قیامت کے علم کو اللہ تعالی کی طرف ہی لوٹایا جائے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے اسی چیز کا ہمیں حکم دیتے ہوئے فرمایا :

{لوگ آپ سے قیامت کے بارہ میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ تعالی ہی کے پاس ہے آپ کو کیا خبر کہ قیامت بالکل قریب ہی ہو} الاحزاب (63) ۔

واللہ تعالی اعلم .